# اُسوہ حسنہ ﷺ
## انسانیت کیلئے مشعل راہ

رضوانہ عثمان
علی آباد

انسانی تاریخ میں ایسے لاکھوں افراد گزر چکے ہیں جنہوں نے بنی نوع انسان کیلئے اپنی زندگیاں نمونے کے طور پر پیش کیں۔ ان میں سے شاہان عالم ہیں۔ جنگی سپہ سالار ہیں۔ علماء حکماء اور فاتحین عالم ہیں اور شہرہ آفاق شعراء ہیں اسی طرح سٹیج عالم پر ہزاروں قسم کی زندگیوں کے نمونے ہیں اور ہر زندگی ایک کشش رکھتی ہے لیکن اصل سوال یہ ہے کہ ان مختلف انسانی گروہوں میں سے کس کی زندگی ہمارے لئے تقلید اسوہ حسنہ ہے۔ اس معیار پر دیکھیں تو انبیاء علیہ السلام ہی ایک ایسا گروہ ہے جو اس معیار پر پورا اترتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ بنی نوع انسان کے اعمال کی بہتری، اخلاق کی درستی، قلوب کی صفائی اور انسانی قوی میں توازن پیدا کرنے کی کامیاب سعی اگر کسی گروہ انسانی نے کی ہے تو وہ نفوسِ قدسیہ انبیاء کرام کا ہی گرو ہے وہ انسانی ہدایت کے لئے اس دنیا میں تشریف لائے اور رشد و ہدایت کی مشعل روشن کر کے چلے گئے۔ جن کی تعلیم و عمل کی ضیاپاشیوں سے آج بھی تمام انسانی گروہ یکساں فیض یاب ہو رہے ہیں۔ انبیاء کا پیغام باہمی انس و محبت اور عالمگیر اخوت کا تھا۔ بقول مولانا روم انبیاء توڑنے نہیں جوڑنے آتے ہیں وہ مختلف طبقات کو آپس میں لڑاتے نہیں جوڑتے ہیں۔

### رہبر کامل

یہ نفوس قدسیہ (انبیاء کرام) اپنے اپنے وقت پر آئے اور ہر ایک نے اپنے طور پر اپنی اپنی قوموں کے سامنے اپنے زمانے کے مناسب حال اخلاق حسنہ کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا اور تاریکی و ضلالت کے مقابلے میں ایسا رشد و ہدایت کا چراغ روشن کیا جس سے صراطِ مستقیم تک رسائی آسان ہوگئی مگر اب ضرورت ایسے رہنما اور پیشوا کی تھی جو پورے عالم کو بقعہ نور بنادے اور ہمارے ہاتھ اپنی اعلیٰ ترین عملی زندگی کا وہ مکمل ہدایت نامہ دے گئے جس کو لے کر اس کی حکیمانہ ہدایت کے مطابق ہر مسافر بے خطر منزلِ مقصود کا پتہ پالے۔ یہ رہبر کامل سلسلہ انبیاء کی آخری کڑی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھے۔ جس کی تکمیل کے لئے پھر کسی دوسرے کو نہ آنا تھا۔ آپ کی تکمیل دائمی اور ابدی تھی۔ یعنی قیامت تک اس کو زندہ رہنا تھا۔ اس لئے آپ کی ذات بابرکات کو علم و عمل کا مجموعہ کمال بنالیا گیا۔

### دائمی اسوہ

آنحضورؐ کی حیات طیبہ قیامت تک کے لئے پوری انسانیت کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ کیونکہ آپؐ کی پوری زندگی ایک روشن کتاب کی طرح ہمارے سامنے کھلی ہے۔ کسی موقعہ پر وہ جہالت کی تاریکی گم نہیں۔ اس طرح آپؐ کی سیرتِ پاک جامعیت کی حامل ہے۔ یعنی مختلف طبقاتِ انسانی کو اپنی رشد و ہدایت کے لئے جن نمونوں کی ضرورت ہے وہ یا ہر فرد کو اپنے مختلف تعلقات اور فرائض کو ادا کرنے کے لئے جن نمونوں اور ماڈلوں کی ضرورت ہے وہ سب آپؐ کی حیات مبارکہ میں موجود ہیں اور پھر آپؐ کی زندگی قول، فعل، تعلیم و عمل کا حسین مرقع ہے۔ یعنی آپؐ نے جس تعلیم کو پیش کیا۔ آپؐ کی ذاتی زندگی اس کی ترجمان اور ذاتی عمل اس کے مطابق ہے۔ ورنہ اچھے سے اچھا فلسفہ اور عمدہ سے عمدہ نظریہ ہر شخص پیش کرسکتا ہے۔

البتہ جو چیز پیش نہیں کی جاسکتی۔ وہ اس نظریئے اور فلسفے کے مطابق عمل ہے۔ اس لحاظ سے بھی سیرت محمدی انسانیت کے لئے ازلی نمونہ اور ابدی اسوہ حسنہ ہے۔ قرآن کریم کی نظر میں

آپ کی حیات ہر مسلمان کیلئے بہترین نمونہ ہے۔ لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة۔
تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔(احزاب)

ایک مسلمان کی حیثیت سے انفرادی اور اجتماعی زندگی بسر کرنے کے لئے ہمیں ہر شعبہ زندگی میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ حضور ختم الرسل نے حیات انسانی کے ہر شعبے، ہر گوشے میں مکمل ہدایت اور مثالی اعمال کے ذریعے ہمیں سیدھا، سچا، روشن اور بہترین راستہ بتایا ہے۔ پھر انسان کے لئے ہر طبقے اور گروہ کے لئے اس سیرت پاک میں نصیحت پذیری اور عمل کی رہنمائی موجود ہے۔ جو لوگ بچپن میں نا سازگار ماحول میں گر جاتے ہیں۔ ان کے لئے آمنہ کے لال اور درِ یتیم محمد ﷺ کے بچپن میں تسلی و اطمینان کا سامان ہے۔ نوجوانوں کیلئے آنحضور ﷺ کی حیا داری اور عفت میں نمونہ عمل ہے جو کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ تاجروں کیلئے مکہ معظمہ کے اس تاجر کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے کہ جس کی تجارتی لین دین کی سچائی اور معاملے کی صفائی کا شہرہ ملک شام تک ہے۔ اس طرح اگر آپ حکمران ہیں تو سلطان عرب کا حال پڑھیں۔ اگر رعایا ہیں تو قریش کے مجاہد کو ایک نظر دیکھیں۔ اگر استاد اور معلم ہیں تو صفہ کی درسگاہ کے مقدس معلم کو دیکھیں اگر طالب علم اور شاگرد ہیں تو تلمیذ الرحمٰن پر نظر جمائیں۔ اگر واعظ اور ناصح ہیں تو مسجد نبوی کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنیں۔ اگر بیویوں کے شوہر ہیں تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کریں۔ اگر اولاد والے ہیں تو فاطمہؓ کے باپ اور حسنؓ اور حسینؓ کے نانا جان محمد مصطفیٰ ﷺ کا حال پوچھیں۔ مزدور اور محنت کش طبقہ کے افراد، مسجد نبوی کے معمار اول کو دیکھیں کہ جنہوں نے محنت میں عظمت ہے۔ کا بھی پیغام دیا۔

غرض جو کوئی بھی ہے اور کسی حال میں بھی ہے اس کی زندگی کے لئے نمونہ، اس کی سیرت کی درست و اصلاح کیلئے سامان اس کے ظلمت خانہ کیلئے ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور محمد ﷺ کی حیات کامل و سیرت پاک میں ہر وقت مل سکتا ہے۔ اس لئے طبقہ انسانی کے ہر طالب اور حق کے ہر متلاشی کیلئے حضرت محمد ﷺ کی سوانح ہدایت کا نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔
یعنی میں جملہ اخلاق عالیہ کی تکمیل کے لئے آیا ہوں۔ اور قرآن میں فرمایا گیا ہے:
**وانک لعلی خلق عظیم** (قلم)

**عملی نمونہ:**

چنانچہ آنحضور ﷺ کی سیرت کا روشن ترین پہلو یہ ہے کہ آپ نے جو نصیحت فرمائی اس پر سب سے پہلے خود عمل کر کے دکھایا۔ آپ نے لوگوں کو خدا کی یاد اور محبت کی نصیحت کی تو شب و روز میں کوئی لمحہ ایسا نہ تھا۔ جب خدا کی یاد سے آپ کا دل اور ذکر سے زبان غافل ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: **کان یذکر الله فی کل ایمان احیان**
آپ ﷺ ہر وقت خدا کی یاد میں مصروف رہتے تھے۔(ابوداؤد)

صبر، توکل اور خدا پر اعتماد کی شان دیکھیں تو صرف آنحضور ﷺ میں ملتی ہے۔ حکم الٰہی تھا کہ **واصبر کما صبر اولو العزم من الرسل** جس طرح صاحب عزیمت رسولوں نے صبر و استقلال دکھایا تو بھی دکھا۔ آپ ﷺ نے بھی وہی کر کے دکھایا۔
قریش مکہ نے آپ ﷺ کو شدید تکلیفیں دیں۔ مگر صبر و استقلال کا رشتہ آپ ﷺ کے ہاتھ سے کبھی نہ چھوٹا۔ ہجرت کے وقت غارِ ثور میں پناہ لیتے ہیں۔ کفار آپ کا پیچھا کرتے ہیں اور غارِ ثور کے دھانے تک پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ گھبرا کر کہتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ! ہم دو ہیں اور دشمن کثیر ہے۔ لیکن ایک خوبصورت تسکین بھری آواز ابھرتی ہے اور جو صدیقؓ کے کانوں میں رس گھولتی ہے کہ اے ابوبکرؓ ہم دو نہیں **لا تحزن ان الله معنا**۔ اس طرح عفو و درگزر سے کام لینا اور دشمنوں سے پیار کرنا صرف آنحضور ﷺ کا ہی حصہ ہے۔ چنانچہ ابوسفیان جو برابر سات برس تک آپ ﷺ کے خلاف فوجیں لاتا رہا اسلام کا سخت ترین دشمن تھا۔ اسی طرح اس کی بیوی ہندہ جس نے احد کے معرکے میں آپ ﷺ کے محبوب چچا حضرت حمزہؓ کی لاش کی بے حرمتی کی اور ان کے سینے کو چاک کر کے کلیجہ نکال کر چبایا۔ فتح مکہ کے موقع پر رحمۃ اللعالمین نے نہ صرف میاں بیوی کو معاف کر دیا

بلکہ یہ بھی فرمایا جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گا اس کو بھی امن ہے۔

غرض تاریخ عالم میں یہ فخر صرف اسلام کے پیغمبر کو حاصل ہے۔ کہ وہ تعلیم اور اصول کے ساتھ ساتھ اپنے عمل اور اپنی مثال کو پیش کرتا ہے۔ آخری حج کے موقع پر جب کہ شمع رسالت کے گرد سوا لاکھ پروانوں کا ہجوم تھا بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کا آخری پیغام سنایا جاتا ہے مگر تعلیم کے ساتھ اپنی بے مثال پیش کی جاتی ہے فرمایا:

آج عرب کے تمام انتقامی خون باطل قرار دیئے گئے۔ یعنی سب ایک دوسرے کے قاتل کو معاف کر دو اور سب ایک دوسرے کے قاتل کو معاف کر دو اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون اپنے بھتیجے ربیعہ حارث کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں۔ جاہلیت کے تمام سودی لین دین آج باطل کئے جاتے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سودی کاروبار ختم کرتا ہوں۔ الغرض چھوٹے بڑے حاکم ومحکوم، فاتح ومفتوح، دوست ودشمن، اپنے بیگانے، معلم ومتعلم، مقنن ومصلح سب کے لئے سیرت نبوی کا مطالعہ یکساں مفید اور قابل تقلید نمونہ ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر ہر لمحے کو ایسے گزاریں جیسے ہمارے پیارے پیغمبر جناب محمدؐ نے اپنی زندگی گزاری۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہمیں پیارے پیغمبر کے اسوہ حسنہ کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرماء۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆

## فحش گوئی اور بدزبانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ ایک بات اپنی زبان سے ایسی کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والی ہوتی ہے بندہ اس کو اہم نہیں جانتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اسی طرح بندہ ایک بات اپنی زبان سے ایسی نکالتا ہے جو اللہ کو ناراض کرنے والی ہوتی ہے اور وہ اس کو کوئی اہمیت انہیں دیتا حالانکہ وہی بات اسے جہنم میں لے جاتی ہے۔ گویا کہ جو بھی اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہو اور اس کی ناراضگی سے بچنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنی زبان کو بے لگام نہ ہونے دے۔ اور کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کو جہنم کی طرف لے جانے والی ہو اسی لئے کہا جاتا ہے کہ پہلے تولو پھر بولو۔ جب بھی کوئی شخص اپنی زبان کے استعمال میں بے پرواہ ہو جاتا ہے تو وہ بدزبانی اور فحش گوئی پر اتر آتا ہے نفاق کی علامت میں سے ایک علامت یہ بتائی جاتی ہے کہ جب وہ کسی سے جھگڑا رتا ہے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔ جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق اور لڑائی کرنا کفر ہے اور بدزبانی اور فحش گوئی سے اللہ سخت ناراض ہوتا ہے اسی لئے اس کو فاسق کہا گیا ہے یعنی اللہ کی نافرمانی کرنے والا کام جو انسان کو گندے خیالات کا مالک بناتا ہے جس کا قلب وضمیر بے حیا ہو جاتا ہے اس کا اظہار اس کی زبان سے بھی ہوتا ہے وہ دوسرے انسان کی تحقیر کرنے میں باک محسوس نہیں کرتا دوسروں کا مذاق اڑانا چغل خوری کرنا فحش کلامی کرنا اس کی عادت بن جاتی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں زبان ایسی چیز ہے کہ اگر اس پر کنٹرول نہ رکھا جائے تو سب سے زیادہ گناہ شاید اسی سے سرزد ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھے جبڑوں کے درمیان کی چیز کی (یعنی زبان کی) حفاظت کی ضمانت دے دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (بخاری) دراصل یہی وہ کمزور مقام ہے جہاں سے شیطان کو حملہ کرنے کا موقع ملتا ہے اور گناہ اسی سے سرزد ہوتے ہیں۔ جبکہ زبان ہی کے ذریعے انسان گناہ کی طرف پیش قدمی کرتا ہے اور نہ صرف کہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے بلکہ اپنا نقصان بھی کرتا ہے۔ اور یہی چیز اس کے اخلاق کو تباہ کر دیتی ہے۔ ابو داؤد میں روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے وزنی چیز جو قیامت کے دن میزان میں (ترازو میں) رکھی جائے گی وہ آدمی کا حسن اخلاق ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس شخص سے بغض رکھتا ہے جو زبان سے بے حیائی کی بات نکالتا ہے اور بدزبانی کرتا ہے قدرت کو زبان کی سختی پسند نہیں اس لئے اس میں ہڈی نہیں رکھی، بات چیت کا سلیقہ بہت بڑا فن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ بولنے سے بچتے رہو کیونکہ جھوٹ بولنے کی عادت انسان کو برائی کے راستے پر ڈال دیتی ہے۔ زبان ایک ایسا درندہ ہے اگر اس کو ذرا سا آزاد کر دیا جائے تو کاٹ کے کھا جائے۔ (حافظ عبدالحفیظ محسن، جامعہ سلفیہ)